بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

جہاں تک ہماری حکومت کی خارجہ پالیسی کا تعلق ہے اس کے تعلقات سب ہی ممالکِ اسلامیہ وعربیہ سے دوستانہ ہیں۔ لیکن مصر کے ساتھ تو گویا اس کا دانت کاٹی روٹی کا سا تعلق ہے، اور اس کے اثرات مختلف شکلوں میں ظاہر ہونے لگے ہیں انھیں تعلقات کا ایک نمایاں ثمر خوش اثر یہ ہے کہ حکومتِ مصر کی جانب سے جامعۂ ازہر کے دو نامور اساتذہ کلچرل مشن پر حال ہی میں ہندوستان آئے ہیں اور ان کا پروگرام دار العلوم دیوبند میں رہ کر عربی ادب اور جدید زبان کی تعلیم دینا ہے۔ چنانچہ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہ اساتذہ جن کے نام الاستاذ عبد المنعم النمر اور الاستاذ عبد العالی العقبادی ہیں دیوبند پہنچ کر اپنے کام میں باقاعدہ مشغول ہو گئے ہیں۔ ادھر کم وبیش ایک سال سے دار العلوم کے طلباء میں عربی تحریر و تقریر میں مشق بہم پہنچانے اور جدید ادبیات عرب سے واقفیت حاصل کرنے کا ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا ہوا ہے اور انھوں نے الهيئة العربية کے نام سے ایک انجمن قائم کی ہے جس کے اجتماعات میں پوری کارروائی از اول تا آخر عربی میں ہوتی ہے اور جو عربی جرائد و رسائل کے ذریعہ طلباء میں زبان کا ذوق پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

جو حضرات دار العلوم دیوبند سے دلی تعلق رکھتے ہیں اور جو یہاں کے فارغ التحصیل طلباء کو علومِ دینیہ کے ساتھ عربی زبان و ادب میں بھی نمایاں امتیاز و مرتبہ کا حامل دیکھنا چاہتے ہیں ان کو بے شبہ ان دونوں خبروں سے بڑی مسرت ہوگی۔ اس موقع پر حکومتِ مصر نے اپنے دو شیوخ ازہر کو اپنے مصارف پر دار العلوم دیوبند کی خدمت کے لئے بھیج کر دار العلوم کے ساتھ خصوصاً اور ہندوستان کے ساتھ عموماً جس دوستی، اخلاص و محبت اور خیر سگالی و خیر اندیشی کا ثبوت دیا ہے اُس کے لئے بے شبہ وہ تمام مسلمانوں کے دلی شکریہ کی مستحق ہے اور ہم بھی